سید اکرام الحق جاوید

﴿الله نور السموات والأرض...﴾

ہمارا ایمان بھی کوئی ایمان ہے؟

ایک ضعیف العقیدہ شخص کی داستان۔ جسے اللہ نے راہِ ہدایت دکھائی

بچپن سے ہی میں نے اپنے گھر میں ''گیارہویں'' کا ختم دیکھا۔ ماں کہتی تھی کہ اگر ''ختم'' نہ دلائیں تو بھینسوں کا دودھ خشک ہو جاتا ہے۔ کھیر پکاتے، مولوی صاحب کو بھیجتے، خود کھاتے، مرجاتا کوئی اگر... تو ''قل'' کراتے۔ خوب پھل اڑاتے، 40 روز تک مولوی صاحب کے گھر روٹی بھیجتے، دودھ کا ایک گلاس اور ''چالیسویں'' پر کپڑے، پیسے اور چاول پہنچاتے۔ ایک روز ایک عورت نے میری والدہ سے کہا کہ اگر تمہاری بیٹی کا رشتہ نہیں ہوتا تو تم ''عَلم'' کی منت مان لو۔ حضرت حسینؓ تمہارا کام کر دیں گے۔ مولا علی مشکل کشاء جو ہے!!! میری ماں نے حامی بھر لی۔ اللہ کا کرنا ہوا کہ کچھ ہی مہینوں کے بعد میری بہن کی شادی ماموں کے گھر طے پا گئی۔ ماسی عظمتے پھر آئی، اس نے میری ماں کو یاد کرایا کہ ''عَلم'' لگاؤ، تم نے منت مانی تھی۔ میری ماں نے فٹ سے میاں جی کی دکان سے کالا کپڑا منگوایا، ''عَلم'' سیا اور بانس پر چڑھا دیا۔ ہمارے گھر پر ایک جھنڈا ہرے رنگ کا بھی لگا ہوا ہے۔ ہوا یوں کہ ایک روز ایک بابا سائیں آیا۔ اس نے ہمارے گھر آ کر خیر مانگی۔ میری ماں اور بڑی بہن نے اس سے باتیں شروع کر دیں۔ بس ہونا کیا تھا؟؟؟ ہوتے ہوتے سائیں جی کو کھانا کھلایا۔ اس نے کاغذ پر لکھ کر ایک پرچی دے دی، جس کو ہم ''تعویذ'' کہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں ''بابا سرکار چوہے والی'' کا مرید ہوں، یہ تعویذ لے لو، اللہ میری بہن کو بیٹا دے دے گا۔ اس نے یقین دلایا کہ سرکار کا زمین پر ہی نہیں آسمان پر بھی بہت زور ہے۔ کوئی اس کی ٹالتا نہیں۔ بیٹا ہو گیا تو پھر سرکار کا جھنڈا لگا دینا۔ کچھ مہینوں بعد میری ماں نے ''ہرا جھنڈا'' بھی لہرا دیا۔

ہمارے گاؤں کے باہر ایک زیارت بھی تھی۔ بابا قلندر شاہ ولی کی، مزار پر سارا دن ملنگ بیٹھے رہتے، دھونی جلتی رہتی، سردائی رگڑتے رگڑتے بے حال ہو جاتے۔ اگر بتیاں جلتیں تو سارا گاؤں مہک

اٹھتا۔ ایک دن نہ جانے پولیس کی چار گاڑیاں آئیں اور ساتوں ملنگوں کو پکڑ کر لے گئیں۔ دربار خالی ہو گیا... بعد میں پتہ چلا کہ وہ ساتوں افراد قتل، ڈکیتی اور جرائم کی کئی وارداتوں میں مطلوب تھے ...کچھ ہی دنوں بعد نئے ملنگ آ گئے۔ ہمارے گاؤں کی ایک لڑکی، چوہدریوں کی بیٹی.....دعا مانگنے جایا کرتی تھی دربار پر، اللہ جانے کیا ہوا، ایک ملنگ پر عاشق ہوگئی۔ وڈّے مولوی صاحب نے کہا کہ اس میں ''بابے'' آ گئے ہیں۔ بس پھر کیا ہوا، وہ لڑکی ملنگ کے ساتھ بھاگ گئی۔ سنا ہے کہ آج کل وہ فتح گڑھ میں رہتے ہیں۔ اصل میں دونوں کے درمیان عشق ہو گیا تھا۔ اسی طرح اسی مزار سے متعلق بہت سی داستانیں وابستہ ہیں۔ لڑکے لڑکیاں اکثر عشق کی دعائیں کرنے یہاں آتے ہیں۔ بابا قلندر شاہ ولی بہت مہربان ہے، سب کی سنتا ہے!

میری شادی ہوئی تو میری ماں میری بیوی کو لے کر پیروں فقیروں کے پاس جانے لگی۔ کبھی کسی جگہ، کبھی کسی جگہ، میری بیوی مجھے بتلاتی ہے کہ ماں کہتی ہے کہ مجھے پوتا چاہئے۔ وقت آیا تو پوتی آ گئی۔ ماں بہت افسردہ، اللہ کا کرنا کیا ہوا کہ کسی دربار، کسی پیر اور کسی فقیر کی بات پوری نہ ہوئی۔ یکے بعد دیگرے چار بیٹیاں ہوئیں، ہم جا جا کر پیروں سے کہتے کہ تم تو کہتے تھے کہ ہمیں اتنا نذرانہ دو، بھینس دو، لنگر کیلئے 5 ہزار دو، کالے بکرے لاؤ، لیکن یہ سب کچھ دینے کے بعد بھی ہمارا کام کیوں نہیں ہوتا؟ سب چپ... کہتے اللہ کی مرضی یہی تھی۔

میرا چھوٹا بھائی، جہانگیر میٹرک کر چکا تو ملازمت ڈھونڈنے نکلا، کہیں ملازمت نہ ملی، اس کی سفارش ڈال، اس کی منت کر، ڈیڑھ سال ہو گیا۔ کسی نے حقہ دھونے پر بھی نہ رکھا۔ یا الٰہی ماجرا کیا ہے؟؟؟ اپنے پیر صاحب اعلیٰ حضرت کمال الدین گھروڑوی سے دعائیں کرائیں... ہم نے جی ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ جو مطالبہ وہ کرتے ہم پورا کرتے۔ ہم نے بھلا کون سا انکار کرنا تھا۔ دس ہزار ''دعا کرائی'' کے دیئے۔ پورے خاندان کے کپڑے، ایک ایکڑ رقبہ مزار کیلئے، 25 من دانے، 10 سیر گھی، پانچ بکرے، جو جو وہ مانگتے گئے، ہم دیتے گئے۔ بات تھی کہ بن ہی نہیں رہی تھی۔ آپ یقین مانیں کہ جس جس نے بھی ہم سے جو مانگا ہم دیتے رہے۔ مگر... حالت یہ ہوگئی... ابے کو دمہ ہو گیا۔ ماں ایک روز بارش میں گر گئی۔ ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ دو بچیاں نظر کی کمزوری کا شکار ہوگئیں۔ بارش میں تین کمرے گر گئے۔ 15 ایکڑ زمین پر جٹوں نے قبضہ کر لیا۔ بڑا بھائی رضوان کوریا جاتے ہوئے جعلی کاغذات پر جیل چلا گیا۔ میرے بازو کی ہڈی گڈے سے گر کر ٹوٹ گئی۔ بہن کی ماموں اور ممانی سے ناچاقی ہوگئی۔ تین بچوں کو لے کر وہ میکے آ گئی۔ ادھر میری بیوی اور بہن کی لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ چھوٹا بھائی بیروزگاری کے ہاتھوں دلبرداشتہ ہو کر گھر سے بھاگ گیا۔

ایک دن ایسا بھی آیا کہ میں انتہائی پریشان ہوکر خودکشی کا سوچنے لگا۔کوئی کام بھی تو سیدھا نہیں ہو رہا تھا۔ختم پر ختم چل رہے ہیں۔پیر،فقیر،سائیں، ملنگ ہمارے کسی کام بھی نہیں آرہے تھے۔خدمت کر کر کے اپنا گھر خالی کردیا،پچھلے سال کی بات ہے کہ رات کو چوری ہوگئی۔میری بیوی، ماں اور بہن کے زیورات چور اڑا لے گئے۔پولیس آئی،اور پھر آتی رہی،ان کی خدمت،چٹی اور نقصان نے ہمیں کہیں کا بھی نہ چھوڑا۔

اس دوران مجھے میاں فضل دین صاحب جنہیں پورا پنڈ ''وہابی'' کہتا تھا۔ہم بھی ان سے بہت نفرت کرتے تھے۔وہ ہم کو سلام کرتے ہم جواب بھی نہ دیتے۔گستاخ تھے ناں بزرگوں کے،اس لئے ہم ان سے بولتے بھی نہ تھے۔ہمارے مولوی صاحب نے کہا تھا کہ یہ جو وہابی ہوتے ہیں یہ کافروں سے بھی برے ہوتے ہیں۔بھلا ہم کیوں ملتے ان سے۔میاں جی ایک دن ہمارے مربعے میں آئے۔ان کی زمین بھی ادھر ہی تھی۔کہنے لگے کہ سرفراز! دو چار باتیں کرنی ہیں تم سے، میں نے بادلِ نخواستہ ازراہِ مروت کہا کہ میاں جی! ست بسم اللہ،آجاؤ، میں نے ہل چھوڑا،ٹاہلی کی چھاؤں کے نیچے بنّے پرآکر بیٹھ گئے۔میں نے چاٹی سے لسی نکالی،پیالے میں ڈالی، ذرا گاڑھی تھی،کھالے سے پانی ملایا۔نمک ڈال کر انہیں پیالہ پیش کیا۔کہنے لگے! سرفراز بات سنو،تم لوگ جو اپنے آپ کو ''سنّی'' کہتے ہو...تم ہم سے بڑی نفرت کرتے ہو۔لیکن آج ذرا دو باتیں میری بھی سن لو۔کس لئے بھلا نفرت کرتے ہو؟؟؟ پھر خود ہی بولے،اس لئے کہ آپ ہمیں گستاخ اور بزرگوں کا بے ادب کہتے ہو۔ہم گیارہویں نہیں دیتے،قل، چالیسواں نہیں کراتے،مٹی کی ہر ڈھیری دیکھ کر وسیلہ نہیں مانگتے،قبروں پر نہیں جاتے،مُردوں سے نہیں مانگتے اور صرف ایک اللہ سے مانگتے ہیں۔جو خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے،بس یہی قصور ہے ناں ہمارا، میں نے اپنا سر ہلا کر کہا کہ ہاں۔وہ پھر بولے تو کس سے مانگیں؟ کون ذات ہے دینے والی؟ میں فٹ سے بول اٹھا اللہ، کہا کہ پھر اس سے کیوں نہیں مانگتے؟ تمہارے گھر چوری ہوئی۔کسی پُچھ ڈالنے والے نے بتائی؟ میں نے کہا کہ نہیں۔کہنے لگے کہ تمہارا بھائی گرفتار ہوا۔کسی پیر فقیر کے پاس طاقت ہے کہ اسے کوریا سے چھڑا لائے؟ میں نے کہا کہ نہیں، بولے کہ تمہاری بیٹیاں ہی ہوئی ہیں...کس کے پاس طاقت ہے کہ تمہیں بیٹا دلائے؟ میں نے کہا کہ اللہ کے پاس، کہنے لگے کہ جب ہر طاقت اللہ کے پاس ہے تو پھر اسی سے کیوں نہیں مانگتے؟ تمہیں وسیلے ڈھونڈنے کی اور ان پیروں،فقیروں کے پیچھے پھرنے کی کیا ضرورت ہے؟؟ اگر یہ خود اتنے ہی قابل ہوتے تو تمہارے گھروں میں آآ کر یہ مانگتے کیوں پھرتے ہیں؟؟؟

انہوں نے مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقام بتایا۔مجھے ایمان کے بارے میں سمجھایا۔میں محسوس

کرنے لگا کہ میرے اندر تو ایک روشنی پیدا ہو رہی ہے۔ میاں جی جو مجھے پہلے ''زہر'' لگا کرتے تھے، مجھے تو ''اپنے اپنے سے'' محسوس ہونے لگے۔ میں نے بھی سوچا کہ باتیں تو ان کی صحیح ہیں۔ ہم انہیں برا کیوں کہتے ہیں؟ اصل ایمان تو ان وہابیوں کے پاس ہے۔ میاں جی پندرہ بیس منٹ باتیں کر کے چارہ کاٹنے چلے گئے اور میں ان کے بعد بھی آدھا گھنٹہ وہیں کا وہیں بیٹھا رہا۔ مجھے ایسا لگا جیسے میرے اندر کوئی تبدیلی آنے لگی ہو۔ ایک فلم کی ریل میرے اندر چلنے لگی۔ میں نے سوچا کہ ہم اپنے بچپن سے اپنی اس عمر تک جو دیکھتے آئے ہیں۔ جو کرتے آئے ہیں یہ سارا چکر کیا تھا؟ افسانہ، کہانی یا ناول ... ہم کس چکر میں پڑے رہے ... جو بھی آتا رہا ... ہمیں اپنا لقمہ بنا کر یہ جا ... وہ جا ... ہمیں تو اسلام کے نام پر، بزرگوں کے نام پر، قبروں کے نام پر، یہ بہروپیئے لوٹتے رہے، ہم سے نذرانے، چندے اور مزاروں کی تعمیر کیلئے فنڈز بٹورتے رہے۔ یہ تصویریں تو مجھے نفرت دلانے لگیں۔ آدھے گھنٹے بعد میں اٹھا ... میں نے آسمان کی طرف دیکھا ..... بے ستون نیلے آسمان پر پرندے اپنے پروں کو پھیلائے رزق کی تلاش میں اڑ رہے تھے۔ میں نے رب کی طرف دیکھا ... پھر اپنے اندر دیکھا ... پھر ادھر پھر ادھر ... ہل میں نے وہیں چھوڑا .... میاں جی کی باتوں نے میرے کھوکھلے جسم میں نظریات کا کنکریٹ بھر دیا تھا۔ مجھے خود میں ایک غیر مرئی طاقت محسوس ہونے لگی۔ ایک تبدیلی ... ایک انقلاب .... مجھے لگا کہ میں جیسے اکیلا نہیں ہوں۔ اللہ میرے ساتھ ہے، اس کے فرشتے اور قضا و قدر کے تمام کارکن، پرندے، تتلیاں، بھنورے، سب کے سب میرے ساتھ ہیں۔ میاں جی نے باتوں باتوں میں جو نسخہ ایک اور بتا دیا تھا کہ سرفراز! اتنی عمر تم نے شرک کیا اور کیا بنایا؟ اب باقی کی عمر شرک چھوڑ کر بھی دیکھ! میں نے کہا، چلو جی ... میاں جی! یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ میاں جی کی باتوں نے جیسے میری ڈھارس بندھا دی ہو ... جیسے میرے باپ کیلئے نسخہ تجویز کر دیا ہو ... جیسے میری بیماری کی شفاء کا پیغام دے دیا ہو ... جیسے میرے لئے بیٹوں کا تحفہ لے کر دے دیا ہو .... جیسے میرے بھائی کی پریشانیوں کا حل کر دیا ہو۔

سر! میں نے پھر کیا کیا؟ میں جا کر نہایا ... نیا جوڑا پہنا اور عشاء کی وقت مصلے پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نماز پڑھی ... بس اتنا یاد ہے .... میں رات کے اندھیرے میں اس رب کو پکارنے لگا کہ جو تمام اندھیروں میں روشنی ہے۔ ﴿**اللہ نور السموات والأرض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح، المصباح فی زجاجۃ، الزجاجۃ کأنھا کوکب دری یوقد من شجرۃ .....**﴾ (النور: ۳۵) ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو، طاق میں چراغ (روشن) ہو، چراغ ایک شیشے

میں ہو،شیشہ (ایسا صاف ہے) گویا چمکتا ہوا (موتی کی طرح) تارا ہے۔وہ چراغ ایک مبارک درخت زیتون (کے تیل) سے سلگایا جاتا ہے۔جس کا رخ نہ پورب کی طرف ہے (کہ شام کو اس پر دھوپ نہ آئے) نہ پچھم کی طرف ہے (کہ صبح کو اس پر دھوپ نہ آئے۔اس کا تیل (جو کہ بہت صاف ہے تو) قریب ہے کہ آگ چھوئے بغیر (آپ ہی آپ) سلگ پڑے (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور علیٰ نور ہے۔'' میں روتا رہا...اپنی پشیمانی کا اظہار کرتا رہا...ایک غیر متوقع روشنی مجھے راہِ ہدایت کی منزل کی طرف راہنمائی کرنے لگی۔﴿یھدی اللہ لنورہ من یشاء﴾ (النور:۳۵) ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے۔''

میں اپنے خالقِ حقیقی کی جانب بڑھ رہا تھا۔لذت سے مجھے ایک نشہ سا آنے لگا۔میں نے شرک سے توبہ کی...اللہ سے ڈائریکٹ مانگنے لگا۔وہ تو دلوں کی دھڑکنوں اور رازوں کا واقف ہے..بس پھر کیا ہوا؟ میں بتا نہیں سکتا۔اللہ نے مجھ پر پھر کرم کیا۔مجھے اپنے قریب کرلیا۔پھر میری ایک ایک کر کے دعاؤں کو شرف باریابی بخشنے لگا۔ابا جی کا علاج کرایا،وہ صحیح ہونے لگے۔ماں کو بھی شفا ہونے لگی۔اگلے برس اللہ نے مجھے چار بیٹیوں کے بعد بیٹا عطاء فرمایا۔جس کا نام ہم نے احسان الٰہی رکھا...ادھر سے بھائی کوریا سے رہا ہو کر گھر آ گیا۔جٹوں کے خلاف ہم نے پنچایت کی۔پنچایت نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا۔زمین آزاد ہو گئی۔بس کیا کیا بتاؤں؟ وہ سارے کام جو بندوں سے نہیں ہو سکے تھے میرے رب نے ایکا ایکی سب کے سب ٹھیک کر دیئے۔میں نے میاں جی سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔زمین نے ٹاپ کی فصلیں دینا شروع کر دیں۔گھر میں خوشحالی آ گئی۔اتنے میں لاہور سے بھائی کا اچانک خط آ گیا کہ مجھے کتابوں کی ایک دکان پر نوکری مل گئی ہے۔میں نے میاں جی سے حدیث کا درس لینا شروع کیا۔اپنے گھر میں ان نام نہاد،جھوٹے اور مکار پیروں کا داخلہ بند کر دیا۔جھنڈے اتار پھینکے...مزاروں پر جانا چھوڑ دیا۔احسان الٰہی اب 8 برس کا ہو گیا ہے۔میں نے اسے قرآن مجید حفظ کرانا شروع کر دیا ہے۔

گویا اللہ نے ہماری کایا پلٹ دی۔میں اب سوچتا ہوں کہ بھلا ہمارا ایمان بھی کوئی ایمان ہے؟ موم کی ناک ہو گئی کہ جس نے چاہی موڑ دی۔ایمان نہ ہوا...دروازے کا کنڈا ہو گیا،جس نے جب چاہا کھٹکا دیا۔مجھے ماضی پر تأسف ہو رہا ہے...کہ ہم کیسے لوگ ہیں؟ مشرکوں کے ہاتھوں بلیک میل ہوتے رہے! جس نے جو بتایا،بے سوچے سمجھے مان لیا۔جس کے آگے چاہے جھکا دیا۔ہمارا اور ہندوؤں کا کیا فرق رہ گیا ہے؟ میرے جیسے کتنے کروڑوں ہم وطن ہیں کہ جو شرک کے اسی اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں۔میں ان تک

کیسے پہنچوں؟ ان کو شرک سے کیسے بچاؤں؟؟ انہیں نارِ جہنم سے کیسے محفوظ کروں؟؟؟ اللہ ہی ہے جو میری مدد کرے!!! انه سميع مجيب وهو نعم المولى ونعم النصير

محمد اشرف عزیز، ارشد فاروق، عبدالمجید شاہد اور مدیر ''حرمین'' کو صدمہ

ارشد فاروق سیٹھی کے بڑے بھائی، عبدالمجید شاہد برادران کے بہنوئی اور رئیس التحریر ''حرمین'' حافظ عبدالحمید کے برادران لا، شیخ محمد اشرف سیٹھی کو گزشتہ ماہ ایک المناک صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ جب مورخہ 14 ستمبر بروز ہفتہ کو ان کی اہلیہ اچانک مختصر علالت کے بعد اس دار فانی سے عالم بقاء کو سدھار گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم سیٹھی صاحب کیلئے یہ سانحہ مزید صدمے کا باعث بنا کہ اس روز وہ اپنے کاروبار کے سلسلے میں ڈیرہ غازی خان گئے ہوئے تھے۔ بروقت اطلاع ہونے کے باوجود سفر کی طوالت کی وجہ سے وہ رات 10 بجے تک جہلم نہ پہنچ سکے۔ جس کی بنا پر وہ پہلے بڑے بھاری جنازہ میں شرکت سے محروم رہ گئے۔

مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، انتہائی متقی، پرہیز گار خاتون تھیں۔ شرعی پردے کی اس حد تک پابند کہ اپنی آخری بیماری میں بھی لیڈی ڈاکٹر میجر (ر) عذرا کے پاس جانے کیلئے اس لئے اصرار کیا کہ وہ کسی مرد ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا چاہتی تھیں۔ مرحومہ بڑی پابندی سے خطبۂ جمعہ اور نماز تراویح مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں ادا کرتی تھیں۔ دینی محفلوں، مجلسوں اور اجتماعات میں شوق سے بیٹیوں سمیت شرکت کرتیں۔ اس مرتبہ بھی جامعہ اُثریہ للبنات کے سالانہ اجتماع میں شرکت کا ارادہ کیا ہوا تھا مگر موت نے اسے مہلت نہ دی۔ کسی بھی ایسی تقریب میں شرکت نہ کرتیں جس میں شرک و بدعات کا شائبہ تک ہوتا۔ خاندان میں کسی ایسی شادی بیاہ کی تقریب میں ہرگز نہ جاتیں جس میں غیر شرعی رسوم مثلاً ڈھول ڈھمکا یا رسم مہندی وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا۔ ہر قسم کی ناراضگی مول لے کر ایسے گھروں سے بھجوایا گیا کھانا بھی بڑی جرأت سے واپس کر دیتیں۔ ان جیسی ایمان والی خواتین سے زمانہ ناپید ہوتا جا رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومہ کی لغزشوں اور صغیرہ کبیرہ گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اس کی نیکیوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور ان کے لواحقین بالخصوص اس کی دو بیٹیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے جن کے سروں سے ان کی پیاری ماں کا سایہ اس عمر میں اٹھ گیا۔ اللهم اغفرلها وارحمها . آمین